# رسول کریمؐ کی حیا داری

حیاء کے معنی ملامت کے ڈر سے برائیوں سے بچنے کے ہیں۔اللہ تعالیٰ کی ذات چونکہ ہر قسم کے عیب سے منزہ ہے۔اسلئے خدا تعالیٰ کیلئے صفتِ حیاء کا مطلب یہ ہوگا کہ قبائح سے پاک اور محاسن کا فاعل۔

حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ بڑا حیادار اور کریم ہے جب بندہ اس کے سامنے ہاتھ اُٹھا کر دعا کرتا ہے تو اسے خالی واپس لوٹاتے وہ شرم محسوس کرتا ہے جب تک وہ اسے کوئی خیر یا بھلائی عطا نہ کر دے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ کی جڑ تو صفاتِ الٰہیہ میں ہی تھی اور اللہ تعالیٰ صفت حیاء بھی آپؐ کے اندر بدرجہ اتم پائی جاتی تھی۔قرآن شریف میں آپؐ کی صفت حیاء کا ذکر ایک پاکیزہ خلق کے طور پر کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ خود مومنوں کو نبی سے ملاقات کے وہ آداب تعلیم فرماتا ہے جن کو سکھاتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حیاء اور لحاظ مانع ہوتا تھا، مگر اللہ کے حکم سے آپؐ کو یہ کہنا پڑا کہ ’’اے مومنو! نبی کے گھر میں داخل نہ ہوا کرو سوائے اس کے تمہیں کھانے وغیرہ کے لئے بلایا جائے۔تم کھانے کے انتظار میں زیادہ

دیر نہ ٹھہرے رہا کرو بلکہ جب تم کو بلایا جائے تو آجاؤ، اور جب کھانا کھالو تو پھر منتشر ہو جاؤ اور لمبی باتیں شروع نہ کر دیا کرو۔ یہ بات نبی کو تکلیف دیتی ہے مگر وہ (خود) تم سے حیاء (کرتے ہوئے اظہار نہیں) کرتا۔ مگر اللہ تو حق بیان کرنے سے رکتا نہیں۔'' (سورۃ الاحزاب:54)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حیاء کی بہت برکات بیان کی ہیں۔ ایک دفعہ آپؐ نے آداب مجلس بیان کرتے ہوئے ذکر فرمایا کہ تین آدمی ایک مجلس میں آئے اور رسول اللہؐ کی باتیں سننے لگے، ایک تو واپس چلا گیا۔ باقی دو میں سے ایک آگے جا بیٹھا، دوسرے نے مجلس میں جہاں خالی جگہ پائی بیٹھ گیا۔ اسے حیاء آئی کہ لوگوں کو پھلانگتا ہوا آگے بڑھے۔ خدا تعالیٰ نے بھی اس سے حیاء کا سلوک کیا اور اسے بخش دیا۔ (بخاری) [1]

ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گزشتہ نبیوں کے کلام میں سے یہ بھی ہے کہ جب تمہیں حیاء نہیں تو پھر جو چاہو کرو۔ (بخاری) [2]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ حیاء کا نتیجہ لازماً خیر و بھلائی ہی ہوتا ہے۔ خود آپؐ میں اتنی حیاء تھی کہ کنواری لڑکیوں سے بھی بڑھ کر حیادار تھے۔ کوئی چیز آپؐ کو ناپسند ہوتی تو چہرے کے تغیّر سے اس کا پتہ چل جاتا تھا۔ (مسلم) [3]

ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے وہ

اپنے بھائی کو اس کے شرمیلے پن کی وجہ سے سرزنش کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ تم تو اتنا شرماتے ہو کہ اس میں اپنا نقصان کر بیٹھتے ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ٹوکا اور فرمایا اسے کچھ نہ کہو۔ حیاء سے منع نہ کرو کیونکہ حیاء ایمان کا حصہ ہے۔ (بخاری) 4

تاہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حصولِ علم دین اور شرع کی باتوں میں یہ پسند نہیں فرماتے تھے کہ حیاء کی وجہ سے کوئی روک پیدا ہو۔

حضرت عائشہؓ مدینہ کی مسلمان خواتین کی تعریف فرماتی تھیں کہ انصار کی عورتیں کتنی اچھی ہیں۔ حیاء انہیں مسائل دین سیکھنے میں مانع نہیں ہوتا۔ (بخاری) 5

ایک دفعہ رسول اللہؐ نے اپنی مجلس میں سوال کیا کہ وہ کون سا درخت ہے جس سے مومن کی مثال دی جاسکتی ہے اس درخت کی کوئی چیز ضائع نہیں ہوتی۔ صحابہ مختلف درختوں کے نام لینے لگے۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں مجھے خیال آیا کہ یہ کھجور کا درخت ہے مگر شرم سے نہیں بولا۔ حضرت عمرؓ نے بعد میں کہا اگر تم بتا دیتے تو مجھے دنیا اور اس میں موجود تمام دولتوں کے مل جانے سے بڑھ کر خوشی ہوتی۔ (بخاری) 6

اس حدیث سے ظاہر ہے کہ علم اور حق باتوں میں حیاء مناسب نہیں۔

حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریمؐ بہت حیادار تھے۔ جب

بھی آپؐ سے کوئی سوال کیا جاتا آپؐ کچھ نہ کچھ ضرور عطا فرماتے تھے۔(حاکم) 7

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریمؐ کو جب کسی شخص کے بارے میں کوئی شکایت پہنچی تو آپؐ کبھی اسے مخاطب کر کے یہ نہیں فرماتے تھے تم نے یہ یہ کہا ہے۔(ابوداؤد) 8

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریمؐ نے ایک آدمی پر زرد رنگ کے نشان دیکھے تو اسے ناپسند کیا مگر خود حیاء کے باعث منع نہ کیا۔صحابہؓ سے فرمایا آپؐ لوگ اسے سمجھا دو کہ ہاتھوں سے رنگ دھو کر صاف کر دے تو مناسب ہے۔(ابوداؤد) 9

# حوالہ جات


1 بخاری کتاب العلم باب من قعد حیث ینتھی بہ المجلس

2 بخاری کتاب الادب باب اذا لم تستحی

3 مسلم کتاب الفضائل باب16

4 بخاری کتاب الادب باب الحیاء

5 بخاری کتاب العلم باب الحیاء من الایمان

6 بخاری کتاب العلم باب طرح الامام المسئلۃ علی الصحابہ

7 مستدرک حاکم جلد4ص16,17

8 ابوداؤد کتاب الادب باب حسن العشرۃ

9 ابوداؤد کتاب الترجل باب فی الخلوق للرجال